روزہ | تراویح | اعتکاف

شب قدر | فطرانہ/زکوٰۃ | عید الفطر

فضائل و مسائل
رمضان المبارک

از قلم

محمد عطاء الرسول اویسی

سعادتِ اہتمام

علامہ مفتی قاری مشتاق احمد قادری



خوشخبری

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلئے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں

https://t.me/tehqiqat

گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے

https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

روزے کے فضائل و مسائل

ماہ رمضان المبارک کے فضائل کثرت سے احادیث مبارکہ میں ہیں۔ مگر اختصار کے پیش نظر چند پیش خدمت ہیں۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کو رمضان المبارک میں پانچ چیزیں دی گئی ہیں، جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں دی گئیں۔

(۱) روزے دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے۔

(۲) روزے دار کے لیے سمندر کی مچھلیاں افطاری تک دعائے مغفرت کرتی ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ روزانہ جنت کو سجا کر فرماتا ہے کہ عنقریب میرے بندوں کی تکلیف دور کر دی جائے گی اور وہ (اے جنت!) تیری طرف آ جائیں گے۔

(۴) سرکش شیطان کو قید کر دیا جاتا ہے۔

(۵) آخری رات میں روزہ داروں کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں ایک نفل ادا کرنا فرض ادا کرنے کے برابر ہے اور رمضان المبارک میں ایک فرض کا ثواب ستر فرض کے برابر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار جنت میں ایک مخصوص دروازے سے داخل ہوں گے۔ اس دروازے کا نام "ریان" ہے۔ (ریا کا معنی سیراب کرنے والا ہے) اور سید عالم ﷺ کا یہ بھی ارشاد گرامی ہے کہ باب الریان سے داخل ہونے والوں کو کبھی پیاس نہیں ستائے گی۔ جب روزے دار داخل ہو جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا۔ پھر کوئی شخص اس دروازے سے نہیں آ سکے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ روزے دار کا اجر و ثواب سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لیے

ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ افطار کے وقت روزہ دار جو دعا مانگے قبول کی جاتی ہے۔

روزے کی تعریف:

صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور جماع (بیوی سے صحبت) ترک کرنا، شریعت کی اصطلاح میں صوم اور روزہ کہلاتا ہے۔ اگر روزے کی نیت کے بغیر دن بھر کھانے پینے اور بیوی سے صحبت کرنے سے رکا رہا تو یہ روزہ نہیں ہوا۔

نیت روزہ:

روزے کے لیے نیت شرط ہے۔ اگر نیت کے بغیر سارا دن بھوکا پیاسا رہا تو وہ روزہ نہیں ہوگا۔ نیت دل کے قصد اور دل کے ارادے کو کہتے ہیں، اگر زبان سے کچھ کہے یا نہ کہے۔ البتہ زبان سے بھی یہ دعا پڑھ لے تو بہت اچھا ہے۔ وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَيْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

مسئلہ: رمضان کے روزے کی نیت رات سے کر لینا بہتر ہے اور اگر رات کو نہ کی ہو تو دن کو زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ قبل کر سکتا ہے۔ رمضان المبارک کا روزہ رکھنے کے لیے اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ "آج مجھے روزہ ہے۔" رمضان المبارک کے ہر روزے کی نیت الگ الگ کرنی چاہیے۔

رمضان المبارک کے آداب:

روزے کا اجر و ثواب اور رمضان المبارک فوائد نگاہ میں رکھ کر پورے ذوق و شوق سے روزے رکھنے کا اہتمام کیجیے۔ کیونکہ یہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس کا نعم البدل کوئی دوسری عبادت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ روزہ ہر امت پر فرض کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے تاکہ تمہیں پرہیزگاری ملے۔" (ترجمہ از کنز الایمان)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کے مقصد کو یوں بیان فرمایا کہ جس نے روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکے پیاسے رہنے سے کوئی غرض نہیں ہے۔

☆ رمضان المبارک کے روزے پورے اہتمام سے رکھیے۔ بغیر کسی سخت بیماری یا شرعی عذر کے روزہ نہ چھوڑیے۔

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: "جس شخص نے کسی بیماری یا شرعی عذر کے بغیر رمضان المبارک کا ایک روزہ چھوڑا تو عمر بھر کے روزے رکھنے سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔

☆ روزے میں زبان کی حفاظت کیجیے۔ جھوٹ، چغلی، لغو گفتگو، غیبت، بدکلامی، گالم گلوچ وغیرہ یہ تمام اسی میں داخل ہیں، لہٰذا ان سے بچنا ضروری ہے۔

☆ نگاہ کی حفاظت کیجیے کہ کہیں ناجائز جگہ یا غیر محرم پر نہ پڑے۔

☆ کان کی حفاظت کیجیے، ہر وہ مکروہ اور ناپسندیدہ بات، جس کا زبان سے نکلنا جائز نہیں، اس کا سننا اور اس کی طرف کان لگانا جائز نہیں ہے۔

☆ روزے کی تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان سمجھ کر ہنسی خوشی برداشت کیجیے، بھوک اور پیاس کی شدت یا کمزوری کی شکایت کر کے روزے کی ناقدری نہ کریں۔

☆ حلال روزی کا اہتمام کیجیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حرام کی کمائی سے جو بدن پلا ہو وہ جہنم کے لائق ہے۔

☆ سحری لازمی کھائیں۔ اگرچہ ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "سحری ضرور کھا لیا کرو کہ سحری میں برکت ہے" اور ایک جگہ ارشاد فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے فرشتے سحری کھانے والوں پر سلام بھیجتے ہیں۔"

☆ سورج غروب ہو جانے کے بعد افطاری میں دیر نہ کیجیے۔ اس لیے کہ روزے کا اصل مقصد فرمانبرداری کا جذبہ پیدا کرنا ہے نہ کہ بھوکا پیاسا رہنا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد

گرامی ہے: "مسلمان اچھی حالت میں رہیں گے کہ اگر وہ (وقت ہونے پر) افطاری کرنے میں جلدی کریں گے۔

افطاری کے وقت یہ دعا پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط

مسائل روزہ

اب روزے کے ضروری مسائل لکھے جاتے ہیں، جن کا جاننا ہر مرد وعورت کے لیے ضروری ہے تاکہ بوقت ضرورت ان پر عمل کیا جا سکے۔

ان چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا:

☆ مسواک کرنا ☆ آنکھ میں دوا یا سرمہ ڈالنا ☆ خوشبو سونگھنا ☆ گرمی یا پیاس کی وجہ سے غسل کرنا ☆ بھول کر کھانا پینا یا بیوی سے صحبت کرنا ☆ حلق میں بلا اختیار دھواں، گرد وغبار یا مکھی وغیرہ کا چلا جانا ☆ کان میں پانی ڈالنا یا بے اختیار چلے جانا ☆ خود بخود قے آنا ☆ سوتے ہوئے احتلام ہو جانا ☆ دانتوں میں سے نکلنے والا خون نگل جانا بشرطیکہ و[illegible]عاب دہن سے کم ہو اور منہ میں خون کا ذائقہ معلوم نہ ہو ☆ سخت ضرورت کے وقت خون [illegible] ☆ سخت ضرورت کے وقت کوئی چیز چکھ کر تھوک دینا ☆ دانت اس طرح نکلوانا کہ خون حلق میں نہ جانے پائے ☆ نکسیر پھوٹنا ☆ کسی زہریلی چیز کا ڈسنا ☆ مرگی کا دورہ پڑنا ☆ اگر انزال کا اندیشہ نہ ہو بیوی سے بوس وکنار کرنا ☆ سر اور بدن میں تیل لگانا ☆ روزہ رکھنے کے بعد بھی پان کی سرخی اور ذائقہ منہ سے نہ ختم ہو ☆ کلی کرنے کے بعد بھی منہ کی تری لگنا ☆ اپنا لعاب دہن جو اپنے منہ میں ہو نگل لینا البتہ منہ میں جمع کر کے نہیں نگلنا چاہیے ☆ ناک کو اس قدر زور سے سڑک لینا کہ حلق کے اندر چلی جائے ☆ چوٹ وغیرہ کے سبب جسم سے خون نکلنا ☆ دھونی دینے کے بعد اگربتی اور لوبان کی خوشبو سونگھنا، جبکہ ان کا دھواں باقی نہ رہے ☆ بچے کو دودھ پلانا ☆ بواسیر کے مسوں کو طہارت کے وقت اندر دبا لینا۔

ان چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے:

☆ بلا ضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا ☆ ٹوتھ پیسٹ، منجن، کوئلہ یا دنداسہ وغیرہ سے دانت صاف کرنا جبکہ ان کا کوئی جزو حلق میں نہ جانے پائے ☆ تمام دن جنبی حالت میں رہنا ☆ خون دینا اور فصد کرنا ☆ نفس کے بے قابو ہونے یا انزال ہو جانے کا خطرہ ہو تو بیوی سے بوس وکنار کرنا، معانقہ کرنا، ساتھ لیٹنا ☆ اپنے منہ میں لعاب جمع کر کے نگل لینا ☆ غیبت کرنا ☆ لڑنا جھگڑنا ☆ گالی دینا خواہ کسی جاندار کو یا بے جان کو۔

ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

☆ داڑھ نکلوائی اور خون حلق میں چلا گیا ☆ کسی مرض کی وجہ سے لعاب دہن کے برابر یا اس سے زیادہ خون یا پیپ منہ سے نکل کر حلق میں چلا جائے، جن کی علامت یہ ہے تھوک میں ان کا رنگ نظر آئے اور منہ میں ذائقہ محسوس ہو ☆ ناک میں اور کان میں تر دوا ڈالنا اور ایسی ناس لینا یا خشک سفوف ڈالنا جس کا جوف دماغ میں پہنچنا یقینی ہو ☆ اپنے ہاتھ سے منی نکالنا ☆ بیوی سے بوس وکنار کرنے کی وجہ سے انزال ہو جانا ☆ ایسی اشیاء کا نگل جانا جنہیں عادتاً کھایا نہیں جاتا جیسے کنکر، پتھر، لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ ☆ یہ سمجھ کر کہ احتلام سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزہ افطار کر لینا ☆ بیماری یا کسی مجبوری میں روزہ افطار کر لینا ☆ سحری کا وقت سمجھ کر صبح ہو جانے کے بعد بھی سحری کھا لینا ☆ یہ سمجھ کر کہ غروب آفتاب ہو گیا ہے افطار کر لینا ☆ گھوڑا دوڑانے سے شرم گاہ کو حرکت ہوئی اور انزال ہو گیا، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ احتیاط اسی میں ہے کہ روزہ قضا کر لے ☆ روزہ یاد ہو مگر وضو کرتے ہوئے یا نہاتے ہوئے بلا اختیار حلق میں پانی چلا جائے ☆ قصداً منہ بھر کے قے کرنا ☆ لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا ☆ منہ میں آنسو یا پانی کے قطرے چلے جائیں اور منہ میں ان کا ذائقہ محسوس ہو اور روزہ دار ان قطروں کو نگل لے۔

ان صورتوں میں قضا اور کفارہ دونوں واجب ھیں:

☆ جان بوجھ کر کھاپی لینا ☆ کسی دوسرے کا لعاب چاٹ لینا ☆ بیوی سے صحبت کرنا جبکہ روزہ یاد ہو ☆ جان بوجھ کر کچا گوشت یا چاول کھا لینا ☆ جان بوجھ کر سگار، حقہ، بیڑی، سگریٹ وغیرہ پینا ☆ اگر کسی نے تھوڑی سی نسوار روزہ کی حالت میں منہ میں رکھ کر فوراً نکال دی اور اس کا پورا یقین ہو کہ نسوار کا کوئی جزو حلق میں نہیں گیا تو روزہ فاسد نہیں ہوگا، مگر بالاتفاق مکروہ ہے۔ چونکہ نسوار کا منہ میں تھوڑی سی رکھنے سے اس کا مقصد حاصل نہیں ہوتا لہٰذا اس کو عموماً زیادہ دیر رکھا جاتا ہے اور اس کے رکھنے سے لعاب بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا نسوار کے مروجہ استعمال کو مفسد صوم قرار دیا گیا ہے۔

روزے کی قضا:

روزے کی قضا یہ ہے کہ ایک روزہ کی قضا میں ایک ہی روزہ رکھے۔ اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ جیسے ہی عذر ختم ہو تو فوری قضا کر لے، کیونکہ زندگی اور صحت کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

روزے کا کفارہ:

روزہ کا کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے، جہاں غلام نہیں ملتے یا خریدنے پر قدرت نہ ہو تو وہاں مسلسل ساٹھ روزے رکھے، درمیان میں ناغہ نہ ہو، ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے ہوں گے۔ اگر روزہ رکھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو پیٹ بھر کے دو وقت کا کھانا کھلائے یا ایک ہی مسکین کو ساٹھ دن تک دو وقت کا کھانا کھلائے یا پھر ساٹھ محتاجوں میں سے ہر ایک کو صدقہ فطر کی مقدار گندم یا اس کی قیمت دے دے۔

سحری و افطاری کے مسائل:

مسئلہ: سحری کھانا مستحب ہے اگرچہ بھوک بالکل نہ ہو۔ دو تین کھجوریں یا تھوڑے سے پانی سے بھی سحری کھانے کی فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔

مسئلہ: سحری دیر سے کھانا افضل ہے البتہ اتنی دیر بھی نہ ہو کہ صبح کا اندیشہ ہونے لگے اور روزہ مشکوک ہو جائے۔

مسئلہ: کسی نے سحری جلدی کھالی اور چائے وغیرہ سحری تک پیتا رہا تو بھی دیر تک رکے سحری کھانے کا ثواب مل گیا۔

مسئلہ: سحری کے لیے آنکھ نہ کھلی ہو تو سحری کھائے بغیر روزہ رکھ لینا چاہیے۔ روزہ چھوڑنا کبیرہ گناہ ہے۔

مسئلہ: سحری کے لیے آنکھ دیر سے کھلی اور رات کے باقی ہونے کے خیال سے سحری کھالی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تھی تو روزہ نہیں ہوا۔ قضا ادا کرے کفارہ واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: سحری کھاتے ہوئے وقت ختم ہو جائے تو کھانا چھوڑ دیا جائے۔ اذان کے ختم ہونے یا حی علی الصلوٰۃ تک کھاتے رہنے کو درست سمجھنا جائز نہیں ہے۔ اس سے روزہ نہیں ہوتا۔

مسئلہ: صبح ہونے کے شبہ کے بعد کھانا، کھانا مکروہ ہے۔ اگر کھالیا بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہو چکی تو قضا واجب ہے۔

مسئلہ: سورج کے یقینی غروب ہو جانے کے بعد افطار میں تاخیر مکروہ ہے۔ افطار میں تعجیل مستحب ہے۔

مسئلہ: موسم کے خراب ہونے کی صورت میں افطار میں ذرا تاخیر بہتر ہے، تاکہ غروب آفتاب کا یقین ہو جائے۔

مسئلہ: کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولنا بہتر ہے۔ میٹھی چیز یا پانی سے بھی افطار کیا جا سکتا ہے۔ بعض لوگ نمک سی بھی افطاری کو ثواب سمجھتے ہیں، یہ غلط ہے۔

تراویح کے مسائل:

رمضان المبارک میں عشاء کے فرض اور سنت کے بعد مرد و عورت دونوں کے لیے بیس رکعات تراویح سنت مؤکدہ ہیں۔

تراویح کی بیس رکعت سید عالم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں، اسی لیے حضرات تابعین رحمہم اللہ اور آئمہ حضرات کے نزدیک تراویح کی بیس رکعت ہیں، بیس سے کم رکعات کو اختیار نہیں فرمایا۔ یہی جمہور کا قول ہے۔ مسجد الحرام اور مسجد نبوی شریف میں بھی تراویح کی بیس رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ جن روایت میں آٹھ کا ذکر ہے ان سے تہجد کی نماز مراد ہے، تراویح کی نہیں اور یہ دونوں نمازیں الگ الگ ہیں۔ حضرت امام عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سید عالم ﷺ رمضان المبارک میں تراویح کی بیس رکعت اور وتر پڑھا کرتے تھے۔ مزید تحقیق رسالہ ”آٹھ تراویح بدعت“ میں پڑھیں۔

مسئلہ: تراویح چھوڑنے والا گناہگار ہے۔ صبح صادق ہو جانے کے بعد اس کی قضا نہیں ہوتی۔ اس سے محرومی پر توبہ استغفار کے علاوہ کوئی راستہ نہیں۔

مسئلہ: جمہور علماء کا فتویٰ ہے کہ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: داڑھی منڈانے والا یا ایک بالشت سے کم رکھنے والا فاسق ہے۔ اس کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ متبع شریعت امام نہ بھی ملے تو بھی فاسق کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: تراویح میں پورا قرآن مجید ایک مرتبہ ختم کرنا سنت ہے۔ تراویح میں بسم اللہ کسی سورۃ کے شروع میں بلند آواز سے پڑھنا چاہیے، کیونکہ یہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے ورنہ قرآن کریم مکمل نہیں ہوگا۔

رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو قرآن مجید ختم کرنا افضل ہے مگر اس سے پہلے بھی جائز ہے۔

اعتکاف:

اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ اعتکاف کی حالت میں سوائے ایسی ضروری حاجات کے جو مسجد میں پوری نہ ہو سکیں جیسے غسل واجب، پیشاب وغیرہ ان کے سوا باہر نکلنا جائز نہیں ہے۔

اعتکاف کی شرائط:

صحت اعتکاف کے لیے درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) مسلمان ہونا، کافر کا اعتکاف نہیں ہے۔

(۲) عاقل ہونا، مجنوں اور پاگل کا اعتکاف نہیں ہے، البتہ بالغ ہونا شرط نہیں، سمجھدار نابالغ بچہ بھی اعتکاف بیٹھ سکتا ہے۔

(۳) جنابت سے پاک ہونا، ناپاک شخص کا مسجد میں داخلہ ممنوع ہے۔

(۴) اعتکاف کی نیت کرنا، بلا نیت اعتکاف بیٹھنے سے اعتکاف نہیں ہوگا۔

(۵) جس جگہ بیٹھے ہو وہ جگہ شرعی مسجد ہو۔

(۶) سنت اور واجب اعتکاف میں روزے سے ہونا۔

مسئلہ: رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

مسئلہ: اعتکاف کی حالت میں بالکل خاموش رہنا ضروری نہیں بلکہ مکروہ ہے، البتہ فضول اور لغو باتوں سے احتراز لازم ہے۔

مسئلہ: اعتکاف والی مسجد میں جمعہ نہ ہوتا ہو معتکف اندازہ کر کے ایسے اوقات میں اعتکاف والی مسجد سے باہر نکلے کہ وہاں پہنچ کر سنتیں ادا کرنے کے بعد خطبہ سن سکے اور نماز جمعہ پڑھ سکے۔

مسئلہ: اگر معتکف بلا ضرورت طبعی و شرعی ایک لمحے کے لیے بھی مسجد سے باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا، خواہ جان بوجھ کر گیا ہو یا بھول کر۔

مسئلہ: غسل جمعہ یا محض ٹھنڈک حاصل کرنے کے لیے معتکف کو مسجد سے باہر نکلنا جائز نہیں۔

شب قدر:

شب قدر کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لیلۃ القدر خیر من الف شھر“ ترجمہ: شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ

کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور جس شخص کو عبادت میں مشغول دیکھتے ہیں، اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تمہارے اوپر ایک ایسا مہینہ آنے والا ہے، جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا وہ گویا ساری خیر سے محروم رہ گیا اور اس شب کی خیر سے وہی محروم رہ سکتا ہے جو پورا پورا محروم ہو۔''

شب قدر کا معنی:

شب قدر کا معنی عزت وشرف کے ہیں اور اس رات کو لیلۃ القدر اس لیے کہا گیا ہے کہ جس آدمی کی اس سے پہلے غفلت وسستی کی وجہ سے کوئی قدر وقیمت نہیں تھی، اس رات میں کثرت عبادت اور توبہ واستغفار کے ذریعے وہ بھی صاحب قدر وشرف بن جاتا ہے۔

سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو---کیا خبر اٹھے نہ اٹھے صبح کو

شب قدر کی پہچان:

احادیث مبارکہ میں شب قدر کی چند نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ پس جس رات میں وہ نشانیاں پائی جائیں سمجھ لو کہ وہی رات شب قدر ہے۔

(۱) اس رات کی صبح کو جب سورج نکلتا ہے تو چودھویں رات کے چاند کے بغیر کرنوں کے اور عام دنوں سے کسی قدر کم روشن ہوتا ہے۔

(۲) شب قدر کی رات کھلی اور روشن ہوتی ہے۔

(۳) اس رات میں نہ زیادہ ٹھنڈ ہوتی ہے اور نہ زیادہ گرمی۔

(۴) اس رات میں آسمان سے ستارے ٹوٹ ٹوٹ کر ادھر ادھر نہیں جاتے۔

(۵) بعض فقہا کا تجربہ ہے کہ اس رات میں کنوؤں اور سمندروں کا کھارا پانی میٹھا ہو جاتا ہے۔

(۶) اکثر علماء کرام اور اولیاء کرام نے لکھا ہے کہ اصل نشانی یہ ہے کہ جب تمہارا دل امنڈ کے

رونے کو چاہے اور تمہارے اندر ایک کیفیت اور جذبہ پیدا ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیے کہ یہ جذبہ اور کیفیت میری نہیں، بلکہ لیلۃ القدر کا اثر ہے۔

(۷) ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ''لیلۃ القدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔'' اس لیے اس رات کی مقدس نعمت حاصل کرنے کے لیے اگر چند راتیں جاگ لیں تو کوئی حرج نہیں۔ حقیر سی دنیا کمانے کے لیے تو دن رات جاگتے رہتے ہیں مگر دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے حصول کے لیے جاگنے کی ہم میں سکت نہیں۔ افسوس صد افسوس۔

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سائیہ تلے---سایہ تلے حشر تک سوتا رہے خاک کے سایہ تلے

شب قدر کی دعا:

ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ''یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ شب قدر کون سی ہے تو اس میں کیا دعا کروں؟'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کیا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ

ترجمہ: ''اے اللہ! تو بہت معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، پس مجھے بھی معاف فرما دے۔ اے بخشنے والا! اے بخشنے والا! اے بخشنے والا!''

روزہ کی رحمتیں اور برکتیں:

☆ ماہ رمضان کی پہلی شب نماز عشاء کے بعد تین مرتبہ سورۂ فتح پڑھنے والے کے لیے اگلے رمضان تک رزق کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

☆ ماہ رمضان کی ہر شب سورۂ قدر پڑھنا بھی بہت افضل ہے۔ اس سے مصیبت دور ہو جاتی ہے۔

☆ ماہ رمضان میں ہر نماز عشاء وتراویح کے بعد تین مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کی بہت فضیلت ہے۔ پہلی بار سے گناہوں سے مغفرت ہو جاتی ہے اور دوسری بار سے دوزخ سے آزادی تیسری بار سے جنت کا مستحق ٹھہرے گا۔

☆ رمضان المبارک کی ہر رات دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیئے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ہر رکعت کے بدلے میں ۷۰ لاکھ فرشتے بھیجتے ہیں۔

☆ رمضان المبارک کے پندرھویں روزے کو روزہ کھولتے وقت دعائے جمیلہ پڑھ کر جو دعا مانگی جائے، انشاء اللہ ضرور قبول ہوگی۔

آخری جمعہ: ماہِ رمضان کے آخری جمعہ کو نماز ظہر کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الکافرون تین مرتبہ، سورۂ تکاثر ایک مرتبہ، سورۂ اخلاص دس مرتبہ، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی تین مرتبہ، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھیں۔ سلام کے بعد درود شریف پڑھیں۔

فضائل و مسائل زکوٰۃ:

''زکوٰۃ'' کا لغوی معنی طہارت، برکت اور بڑھنا ہے۔ اصطلاح شریعت میں ''زکوٰۃ'' اسے کہتے ہیں کہ اپنے مال کی مقدار مقرر کے اس حصے کا جو شریعت نے مقرر کیا ہے، کسی مستحق کو مالک بنانا۔

زکوٰۃ کی فضیلت:

حضور سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو اس مال کی برائی اس سے جاتی رہتی ہے۔

☆ دوسری جگہ فرمایا کہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرو۔

☆ ایک اور جگہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''زکوٰۃ'' اسلام کا پل ہے۔

☆ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ تم اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ بناؤ اور اپنی بیماریوں کا علاج صدقے سے کرو۔

☆ زکوٰۃ نہ ادا کرنے پر بڑی سخت وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ سید عالم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو

قوم بھی زکوٰۃ روک لیتی ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو قحط میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ہمیں نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے، جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے اس کی نماز بھی قبول نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی شرائط:

زکوٰۃ کے واجب ہونے کی دو شرطیں ہیں:

(۱) صاحب نصاب ہونا (۲) مال پر سال کا گزر جانا۔

زکوٰۃ ہر عاقل، بالغ مسلمان پر فرض ہے، جو نصاب کا مالک ہو اور مال مکمل ایک سال تک اس کی ملکیت میں رہا ہو اور وہ مال قرض اور ضرورت اصلیہ سے زائد ہو۔ ضرورت اصلیہ کا مقصد یہ ہے کہ رہائش کا مکان، پہننے کے کپڑے، خانہ داری کے اسباب، سواریاں، خدمت کے غلام، استعمال ہونے والے ہتھیار، اہل علم کے لیے ان کی کتابیں، کاریگر کے اوزار وغیرہ۔ کسی شخص نے کوئی مکان تجارت کی غرض سے لیا ہوا اور وہ مکان اس کی رہائش سے فارغ ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ اسی طرح دوسری چیزوں کو بھی اسی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

زکوٰۃ کن چیزوں پر واجب ہے:

شریعت مطہرہ نے چار قسم کے مالوں پر زکوٰۃ فرض کی ہے:

(۱) سونے چاندی پر، سونے کا نصاب ساڑھے سات تولہ اور چاندی کا نصاب ساڑھے باون تولہ ہے۔

(۲) تجارتی مال پر، کسی قسم کا کوئی مال ہو جو تجارت کی غرض سے ہو اور وہ سونا چاندی کے نصاب کو پہنچ جائے تو ایسے مال پر سال گزرنے کے بعد زکوٰۃ واجب ہے۔

(۳) کھیتی اور درختوں کی پیداوار پر۔ فقہا کرام اسے زکوٰۃ نہیں بلکہ ''عشر'' کہتے ہیں۔

(۴) جانوروں یعنی اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، بھیڑ، بھینس وغیرہ پر زکوٰۃ واجب ہے جبکہ یہ جانور سائمہ ہوں۔ چاہے یہ جانور نر ہوں یا مادہ۔ اس کے علاوہ جانوروں پر زکوٰۃ نہیں

ہے۔البتہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک گھوڑوں پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

نوٹ: سائمہ ایسے جانوروں کو کہتے ہیں جو جنگل میں چرتے ہوں۔جن جانوروں کو چارہ خرید کر یا کاشت کر کے دیا جاتا ہو تو ایسے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ہاں اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان کی قیمت لگا کر زکوٰۃ ادا کرنی ہوگی۔

مسئلہ: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاس ساڑھے سات تولے سے کم سونا ہے، لہٰذا ہم پر زکوٰۃ نہیں۔یہاں یہ یاد رہے کہ اس زمانے میں ایک تولے سونے کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی سے زیادہ ہو جاتی ہے، لہٰذا اس سونے کا بھی چالیسواں حصہ زکوٰۃ کے طور پر نکالا جائے گا جبکہ سونے یا چاندی کے ساتھ کچھ نقدی بھی ہو۔

مسئلہ: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ رمضان المبارک میں زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے، یہ درست نہیں ہے، بلکہ جس مہینے میں وہ صاحب نصاب ہوا ہے جب وہ مہینہ دوبارہ آئے تو اس پر زکوٰۃ ادا لازم ہوگی۔

مسئلہ: اکثر عورتیں جو صاحب نصاب ہوتی ہیں، جب ان کو زکوٰۃ کا کہا جائے تو وہ کہتی ہیں کہ کماتے ہمارے شوہر ہیں لہٰذا زکوٰۃ بھی وہی دیں گے، یہ بات غلط ہے۔چونکہ زیور اکثر عورتوں کی ملکیت ہوتا ہے لہٰذا ان پر لازم ہے کہ زکوٰۃ بھی وہ خود نکالیں اور قربانی بھی وہ خود کریں اگرچہ سونا کاٹ کر ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

مسئلہ: بعض والدین نے اپنی بیٹیوں کا جہیز اور زیور جمع کیا ہوتا ہے اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر بھی زکوٰۃ ضروری ہے۔

مسئلہ: ضرورت سے زائد کپڑے، جوتیاں، کراکری اور بستر جو سال میں ایک مرتبہ بھی استعمال نہ ہوتے ہوں، ان پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

کن لوگوں کو زکوٰۃ اور فطرانہ نہیں دیا جاسکتا:

☆ اپنے والدین اور ان کے والدین کو یعنی دادا، پرداد، اسی طرح اپنی اولاد اور ان کی

اولاد، یعنی بیٹا، بیٹی، پوتے، نواسے وغیرہ کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

☆ سید، ہاشمی کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔البتہ بطور ہدیہ ان کی اعانت کی جاسکتی ہے۔

☆ اپنے غریب اور نادار بھائی، بہن، چچا ماموں، بھتیجوں کو جو مستحق زکوٰۃ ہوں ان کو زکوٰۃ دینا نہ صرف جائز بلکہ دوگنا ثواب ہے۔

مسئلہ: زکوٰۃ و فطرانہ کی رقم بطور تنخواہ نہیں دی جاسکتی۔

فطرانہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے والے کے تمام روزوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے اور ان کو ہر دانے کے بدلے نیکی ملتی ہے۔

صدقہ فطر عید الفطر کے دن فجر طلوع ہونے کے وقت ہوتا ہے، لہٰذا جو شخص طلوع فجر سے پہلے مر جائے یا ایسا شخص جو طلوع فجر کے بعد اسلام لائے اور مال پائے یا جو بچہ طلوع فجر کے بعد پیدا ہوا اس پر صدقۃ الفطر واجب نہیں ہے۔

مسئلہ: اگر اولاد چھوٹی ہو اور مالدار نہ ہو تو ان کی طرف سے ان کے باپ پر صدقہ فطر دینا واجب ہے۔

مسئلہ: جو بچہ عید کی رات صبح صادق طلوع ہونے سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ فطر لازم ہے۔

مسئلہ: جن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے ان کو صدقہ فطر دینا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: صدقہ فطر نماز سے پہلے ادا کرنا مستحب ہے اگر کوئی شخص اس سے پہلے بھی دے دے تو بھی جائز ہے۔وقت گزرنے کے بعد بھی صدقہ فطر ساقط نہیں ہوتا بلکہ ہر صورت میں دینا ضروری ہوتا ہے۔

مسئلہ: بہت سے بھیک مانگنے والے خود صاحب نصاب ہوتے ہیں، اس لیے جب تک یہ اطمینان نہ کہ یہ واقعی محتاج نہیں ہیں، ان کو صدقہ یا زکوٰۃ دینا جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: صدقہ فقہ حنفی کے مطابق ہر غنی پر صدقہ فطر واجب ہے۔یعنی وہ اپنے ضرور اصلیہ کے

علاوہ ساڑھے باون تولے چاندی کے بعد اسباب (پیسوں) کا مالک ہو، ایسے شخص پر صدقہ فطر واجب ہے۔ اس کی مقدار سوا دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے۔ یہ عام متوسط آدمی کے لیے ہے۔ مالدار یا سرمایہ دار آدمی اپنی حیثیت کے مطابق دو کلو کھجور یا دو کلو کشمش کے برابر صدقہ فطر ادا کرے۔

عید الفطر:

''عید'' کا لفظ ''عود'' سے مشتق ہے، جس کا معنی ''لوٹنے'' اور ''خوشی'' کے ہیں، کیونکہ یہ دن مسلمانوں پر بار بار لوٹ کر آتا ہے اور ہر مرتبہ خوشیاں ہی خوشیاں دے جاتا ہے، اس لیے اس دن کو ''عید'' کہتے ہیں۔ عید الفطر درحقیقت یوم الجائزہ اور یوم الانعام ہے۔ کیونکہ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو انعام و اکرام، اجر و ثواب اور مغفرت و بخشش کا مژدہ سناتا ہے۔

طریقہ نماز عید:

نیت کرنے کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ امام صاحب ثنا پڑھنے کے بعد تین تکبیرات کہے گا پہلی تکبیر پر ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیں دوسری تکبیر پر بھی ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری تکبیر پر ہاتھ باندھ لیں اس کے بعد امام صاحب قرأت کرے گا۔ اس کے بعد رکوع سجود کرنے کے بعد امام صاحب دوسری رکعت میں کھڑے ہوں گے تو پہلے قرأت ہوگی۔ قرأت کے بعد چار تکبیرات کہے گا۔ پہلی تین تکبیرات پر ہاتھ چھوڑ دینے ہیں اور چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے رکوع میں چلے جائیں۔ پھر باقی نماز مکمل کریں۔ اس کے بعد خطبہ سننا سنت ہے۔ خطبے کے دوران ہلنا جلنا، بولنا منع ہے۔ اس سے ثواب ضائع ہو جاتا ہے۔

شوال کے چھ روزے:

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے رمضان المبارک کے (سارے) روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی مثل ہے۔'' (صحیح مسلم)